(1884–1956)

مرزا واجد حسین نام تھا، پہلے یاسؔ پھر یگانہ تخلّص اختیار کیا اور یاس یگانہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ پٹنہ میں پیدا ہوئے، یہیں ابتدائی تعلیم ہوئی۔ 1904 میں کلکتہ گئے، وہاں بیماری نے طول کھینچا تو علاج کے لیے لکھنؤ آئے، اور لکھنؤ ہی میں شادی کی پھر یہیں رہائش اختیار کر لی۔ لکھنؤ کا قیام نہایت ہنگامہ خیز ثابت ہوا۔ اس کے اثرات ان کی شاعری میں بھی نظر آتے ہیں۔ کئی معاصرین سے ان کے معرکے رہے۔ زندگی کے آخری ایّام افسوس ناک بحثوں اور تلخیوں کی نذر ہوئے۔

ان کی شخصیت میں انانیت بہت زیادہ تھی۔ کلام میں قوت اور زور ہے۔ بانکپن اور آزادہ روی ان کے مزاج کا حصّہ ہے۔ ان کی غزل میں فکر کی تازگی اور احساس کی جدّت پائی جاتی ہے۔ ان کی شاعری میں شخصیت کی آزادی کی چمک نمایاں ہے۔ انھوں نے عام بول چال کے الفاظ کا استعمال بامعنی انداز میں کیا ہے۔ یگانہ کی رباعیاں بھی مشہور ہیں۔ ان کے کلام کے مجموعے ''آیاتِ وجدانی'' اور ''گنجینہ'' کے نام سے شائع ہوئے۔

5188CH13

# غزل

کار گاہِ دنیا کی نیستی بھی ہستی ہے
اک طرف اجڑتی ہے ایک سمت بستی ہے

بے دلوں کی ہستی کیا جیتے ہیں نہ مرتے ہیں
خواب ہے نہ بیداری ہوش ہے نہ مستی ہے

کیا بتاؤں کیا ہوں میں قدرتِ خدا ہوں میں
میری خود پرستی بھی عین حق پرستی ہے

کیمیائے دل کیا ہے خاک ہے مگر کیسی
لیجیے تو مہنگی ہے بیچیے تو سستی ہے

خضرِ منزل اپنا ہوں اپنی راہ چلتا ہوں
میرے حال پر دنیا کیا سمجھ کے ہنستی ہے

کیا کہوں سفر اپنا ختم کیوں نہیں ہوتا
فکر کی بلندی یا حوصلے کی پستی ہے

دیدنی ہے یاسؔ اپنے رنج و غم کی طغیانی
جُھوم جھوم کر کیا کیا یہ گھٹا برستی ہے

(یاسؔ یگانہ چنگیزی)

## مشق

### سوالات

1۔ یاسؔ نے مطلع میں دنیا کے بارے میں کیا کہا ہے؟

2۔ شاعر نے بے دلوں کی زندگی کو کس چیز سے مثال دی ہے؟

3۔ شاعر اپنی خود پرستی کو حق پرستی کیوں سمجھتا ہے؟

4۔ شاعر نے کیمیائے دل کی کیا خصوصیت بیان کی ہے؟

5۔ اس شعر کی تشریح کیجیے:

کیا کہوں سفر اپنا ختم کیوں نہیں ہوتا فکر کی بلندی یا حوصلے کی پستی ہے